متاں والے مینوں متاں دیندے .. تے میری متاں
نے مت ماری .. جتنا میں علاج کراواں اونی ودھ
دی جاے بیماری... چل تو ماہی
مینو کول بلا لے تو جتیا تے میں ہاری

Scanned with CamScanner

کتاب الرضاع

باب: 1
رضاعۃ الصغیر

رضاعت کا لغوی معنی: "عورت کی پستان چوسنا اور دودھ پینا چاہے اس سے پہلے دودھ حاصل ہو یا نہ ہو"

اصطلاحی معنی:-
"مخصوص مدت میں عورت کا دودھ پینا۔"

○ کیا دودھ رضاعت ثابت کر دیتا ہے؟ اس بارے میں کئی موقف ہیں:-

○ "امام اعظم اور امام مالک حضرات صحابہ کرام جیسا کہ مولی علی، حضرت ابن مسعود، ابن عباس رضی اللہ اجمعین کے مطابق ہے"۔
اور وہ یوں ہے:
"کہ مدت میں ایک قطرہ بھی حرمت رضاعت ثابت کر دیتا ہے"۔

احناف:
فرمان باری تعالیٰ:-

○ "اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ"
تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا۔

○ اس میں "اَرْضَعْنَ" مطلق فرمایا خواہ کم پلایا ہو یا زیادہ۔

امام شافعی و امام احمد:
"ان کا ظاہر الروایہ میں موقف یہ ہے کہ 5 چسکیاں حرام کرنے والیاں ہیں" **(ایک قول)**

اسحاق نے امام احمد سے روایت کیا کہ تین چسکیاں رضاعت کی حرمت کو ثابت کرتی ہیں۔

"امام احمد علیہ الرحمۃ کا قول یہ ہے کہ ایک چسکی سے بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے"

حدیث پاک کی وضاحت:

"اس حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے یہ بات واضح کی ہے رضاعت اسی حرمت کو ثابت کرتی ہے جس حرمت کو ولادت ثابت کرتی ہے۔ تو جس طرح رضاعی ماں حرام ہوتی ہے اسی طرح رضاعی باپ حرام ہوتا ہے"

"رضاعی بھائی بہن دودھ پلانے والے بچے کے چچا اور پھوپھی ہوں گے اور رضاعی ماں کے بھائی بہن دودھ پلانے والے بچے کے ماموں اور خالہ ہوں گے یہ ایک طے شدہ بات ہے حمل اور وضع حمل کے اعتبار سے باپ بچے کو جنم نہیں دیتا جیسے ماں دیتی ہے لیکن بچے کی پیدائش میں باپ کا نطفہ شامل ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں عورت حاملہ ہوتی ہے اور اس کے دودھ اترتا ہے اور اسی کے ذریعے سے وہ مرد باپ بنتا ہے تو جس طرح ماں حمل اور پیدائش کے نتیجے میں ماں بنتی ہے اسی طرح وہ اپنا دودھ کسی بچے کو پلا دے تو وہ اس کی رضاعی ماں بن جائے گی اور اسکا شوہر بچے کا رضاعی باپ ہو گا"

جیسا کہ اگلی حدیث میں یہ بات موجود ہے۔

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ سوال کیا تھا!"

"مجھے مرد عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا کہ وہ میرا باپ بن جائے اور اسکا بھائی میرا چچا بن جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے انہیں جواب دیا۔ جب عورت نے انہیں دودھ پلایا تو وہ رضاعی
فال بن گئی تو اس کا شوہر جو اس عورت کے دودھ اترنے کا سبب ہے
تمہارا رضاعی باپ بن جائے گا اور اس کا بھائی تمہارا رضاعی
چچا ہو گا"

مدت رضاعت کیا ہے؟

امام شافعی، صاحبین و امام مالکؒ: "ان کے نزدیک مدت رضاعت دو سال ہے۔" **امام اعظمؒ:** "کے نزدیک مدت رضاعت اڑھائی سال ہے اگرچہ دو سال کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں ہے"

دلیل:

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا

"اس میں دو چیزوں کی مدت بیان کی گئی ہے یعنی حمل کی مدت بھی اور دودھ کی بھی"

امام زفر: "مدت رضاعت 3 سال ہے"

حضرت عبداللہ بن عباس کے سوال کی وضاحت:

ـــــــہ "اس روایت میں اس بات کی تصریح ہے کہ حرمت کا سبب لبن الفحل ہے۔ لبن کا لغوی معنیٰ دودھ ہے اور الفحل کا لغوی معنیٰ مرد ہے۔ دودھ کی نسبت مرد کی طرف مجازی طور پر کی گئی ہے کیونکہ مرد اس کے وجود کا سبب ہوتا ہے"

Scanned with CamScanner

"بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ لبن الفحل کسی حرمت کو ثابت نہیں کرتا یعنی رضاعت کی حرمت کا تعلق صرف دودھ پلانے والی عورت کے ساتھ ہے مرد کا اس میں کوئی واسطہ نہیں ہے۔"

"بعض تابعین اس بات کے قائل ہیں اور چند صحابہ سے بھی یہ موقف منقول ہے" لیکن

"لیکن امام اعظم انکے اصحاب امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل امام اوزاعی سفیان ثوری لیث بن سعد وغیرہ سب اس بات کے قائل ہیں۔ لبن الفحل کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے"۔

رضاعت کے حقوق

"دودھ پلانے والی اپنے دودھ سے بچے کے جسم کو سیراب کرتی ہے اور اس کے جسم کی تعمیر اور تشکیل میں اس کے دودھ کا بڑا دخل ہے اس لیے اسلام دودھ پلانے والی عورت کو حقیقی اور نسبی ماں کا درجہ دیا ہے"

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ بنت عبداللہ یوم حنین کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس آئیں تو آپ ان کے لیے کھڑے ہو گئے اور چادر بچھائی جس پر حضرت حلیمہ بیٹھ گئیں۔ انہوں نے ادبا اس سے احتراز کیا لیکن آپ کے اصرار پر وہ بیٹھ گئیں۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور داڑھی مبارک بھیگ گئی۔ قوم میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! آپ رو رہے ہیں فرمایا: "ہاں"

اس کے حالات دیکھ کر پھر فرمایا اگر تم میں سے کسی شخص کے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور وہ رضاعت کا حق ادا کرنے کے لیے وہ سونا دے دے تو رضاعت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ پھر فرمایا اس مال غنیمت میں سے جو میرا حصہ ہے وہ میں تمہیں پیش کرتا ہوں اور مسلمانوں کا مال میں نہیں لوں گا۔ اگر یہ کہ وہ خوشی سے دے دیں۔ پھر مسلمانوں میں سے ہر شخص نے خوشی سے اپنا حصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیش کر دیا۔"

رضاعت کبیر کے بارے میں اختلاف:

"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک رضاعت کبیر بھی ثابت ہے یعنی بعد مدت رضاعت بھی دودھ پلا دیا تو رضاعت ثابت ہو جائے گی داؤد ظاہری کا بھی یہی مذہب ہے ان کی دلیل سہلہ بنت سہیل کی حدیث ہے۔ دیگر امہات المومنین کے نزدیک بالغ کی حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور انہوں نے اور دیگر تمام آئمہ نے اس حدیث پاک سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے ان کو خصوصیت پر محمول کیا اور جواب یہ بھی ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے"

غیلہ کسے کہتے ہیں؟

"عورت جس مدت میں بچے کو دودھ پلا رہی ہوتی ہے اس مدت کے دوران اس سے جماع کرنا غیلہ کہلاتا ہے"

"اس کے بارے میں مشہور تھا کہ اس سے بچے کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس سے منع فرمانے کا ارادہ کیا پھر بتایا گیا کہ اہل روم اور فارس ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولادوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا لہذا آپ نے بھی اس سے منع نہ فرمایا۔"

Scanned with CamScanner

رضاعت کے احکام:

ے "دودھ پینے والے پر اسکے رضاعی ماں باپ اور انکے تمام اصول وفروع حرام ہو جاتے ہیں۔ خواہ وہ نسبتاً اصول وفروع ہوں یا رضاعاً حتیٰ کہ اگر دودھ پلانے والی کے ہاں اس کے موجودہ شوہر سے یا کسی اور شوہر سے اولاد ہو خواہ وہ دودھ پلانے سے پہلے ہو یا بعد ہو یا وہ کسی اور بچے کو دودھ پلائے تو یہ کسی اور بچے کو دودھ پلائے تو یہ سب دودھ پینے والی کے بہن بھائی ہیں۔"

* علامہ نووی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ے "کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ دودھ پینے والا دودھ پلانے والی کا محرم ہے اس کے ساتھ نکاح دائمی طور پر حرام ہے۔" "اسکو دیکھنا اس کے لیے حلال ہے اس کے ساتھ خلوت جائز ہے۔ اس کے ساتھ سفر کرنا جائز ہے لیکن نسب کے تمام احکام رضاعت میں جاری نہیں ہوتے ان کے درمیان نہ وراثت جاری ہوتی ہے اور نہ ان میں سے کسی کا دوسرے پر نفقہ واجب ہے۔"

ے "اور اس پر بھی اجماع ہے کہ دودھ پینے والے اور دودھ پلانے والی کی اولاد بھی ایک دوسرے پر حرام ہے۔"

1-11-2022

کتاب الحدود

حدود کے لغوی معنی:-

حدود "حد" کی جمع ہے اسکے اصل معنی روکنے اور منع کرنے کے ہیں۔ اسی وجہ سے دربان کو حداد بھی کہا جاتا ہے اس لیے کہ وہ لوگوں کو اندر آنے سے روکتا ہے نیز جرم کی سزا کو بھی اس لیے بھی حد کہتے ہیں کہ وہ اسکو دوبارہ ارتکاب جرم سے روکتی ہے۔

اصطلاحی تعریف:

ایسی سزا کو کہتے ہیں کہ جو مخصوص جرم کے ارتکاب پر مخصوص طریقے سے دی جاتی ہے یا شریعت میں حد کچھ مخصوص گناہوں پر شارع کی جانب سے مقررہ سزا کو کہتے ہیں۔

حد کا فائدہ:

اس کا فائدہ لوگوں کو اس گناہ سے روکنا ہے جسکی سزا ہے یعنی حد ارتکاب جرم سے روکتی ہے۔

ہماری شریعت میں حدود کتنی ہیں:

ہماری شریعت میں حدود "7" ہیں۔

1: قتل 2: چوری 3: حد قذف 4: شراب نوشی
5: حد ارتداد 6: حد زنا 7: ڈاکہ

یہ حد کی سزا کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی زیادتی ہو سکتی ہے دیگر جرائم اور ان کے علاوہ جو بھی جرائم ہیں ان کی سزا قاضی پر چھوڑی ہے اسے "تعزیر" کہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجْمِ
(رجم کے متعلق باب)

رجم کے لغوی معنی:
سنگسار کرنا ہے۔ رجم حدِ زنا ہے یعنی اگر محصن زنا کرے تو اسکی سزا رجم کرنا ہے۔

زنا کے لغوی معنی:
یعنی کسی چیز پر چڑھنا۔

شرعی معنی:
بغیر کسی عقد شرعی کے عورت سے دخول کرنا زنا ہے۔

حدِ زنا کی شرائط
1: زنا کرنے والا بالغ ہو
2: مجبور کیا گیا نہ ہو
3: عاقل ہو
4: مسلمان ہو
5: عورت سے زنا کرے
6: ایسی عورت سے زنا کرے جس سے عادتاً وطی ہو سکتی ہو
7: عورت زندہ ہو
9: زنا دار الاسلام میں کرے

محصن کا اعراب:
محصن ص کے فتحہ کے ساتھ احصان کا اسم مفعول ہے احصان کے معنی روکنا، حفاظت کرنا ہے اس میں ص کا کسرہ بھی جائز ہے یعنی جو شخص شادی کرے

اپنی ذات کو بدکاری سے روکے ہوتے ہیں۔ حدیث مبارکہ میں محصن سے مراد وہ شخص آزاد، عاقل بالغ ہو جس نے نکاح صحیح کے ساتھ وطی کی ہو۔ رجم صرف محصن کے لیے ہے"

رجم کی شرائط:۔

اس کی سات (7) شرائط ہیں۔

1: عاقل ہو
2: بالغ ہو
3: مسلمان ہو
4: نکاح صحیح ہو
5: آزاد ہو
6: مرد و عورت دونوں میں یہ شرائط پائی جائیں۔
7: نکاح صحیح کے بعد مرد کے عورت سے صحبت کی ہو۔

نوٹ:۔

لہٰذا بچے مجنون غلام کافر، بچے نکاح فاسد عدم وطی اور اگر زوجین میں یہ صفات نہ ہو تو احصان ثابت نہ ہو گا۔

* رجم کے احصان میں اسلام شرط ہے یا نہیں؟

عند امام شافعی و امام احمد و امام ابو یوسف:

محصن کو رجم کرنے کے لیے اسلام شرط نہیں۔

دلیل علیہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چند یہود نے حاضر ہو کر بتایا کہ ان میں سے ایک آدمی اور عورت زنا کے مرتکب ہوئے

Scanned with CamScanner

ہیں تو انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تورات میں سنگسار کے بارے میں
کیا پاتے ہو تو انہوں نے جواب دیا ان دونوں کو رسوا کر دیا جائے ہم
کوڑے لگائے جائیں۔ اس پر حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا۔ تم نے
کذب بیانی کی ہے۔ اس میں سنگساری کا حکم ہے..... الخ

عند امام اعظم و امام مالک و امام محمد:-

محصن کو رجم کرنے کے لیے اسلام
ہونا شرط ہے وہ دلیل مذکورہ میں دو توجیہات بیان کرتے ہیں
1: یہ واقعہ ابتداء اسلام کا ہے اس لیے تورات کے مطابق حکم
دیا گیا کہ یہودیوں کو سنگسار کر دیا جائے۔
2: محصن کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے یہ حکم اس واقعہ کے
بعد نازل ہوا یعنی جب اسلام میں رجم کے متعلق حکم نازل
ہوا تو اس میں احصان کو شرط قرار دیا گیا۔

دلیل علیہ: حدیث مبارکہ (1) اسکی دلیل ہے۔

اَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَاَةٌ:

یہودی آدمی کا نام معلوم نہیں
جبکہ اس یہودی عورت کا نام "بسرہ" تھا

مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ:-

امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:
کہ آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہودیوں سے سوال کرنا ان کی کتاب
کی تقلید اور نہ ہی اس میں حکم معلوم کرنے کے لیے تھا بلکہ یہود جو
چھپا رہے تھے اسے ظاہر کرنا مقصود تھا۔

فوائد جمعہ: امام نووی فرماتے ہیں:-
اس میں دلیل ہے کہ کفار پر رجم کرنا واجب ہے
اگر وہ زنا کا ارتکاب کریں

رجم کے متعلق مذاہب فقہاء:-

رجم سنت سے ثابت ہے اور خلفاء راشدین کے فعل اور ان کے بعد کے صحابہ کرام کے اجماع سے آئمہ اہل علم کا اتفاق ہے۔ ان میں امام مالک، اوزاعی، امام شافعی، اسحاق وغیرہ شامل ہیں۔ پس رجم کرنا ثابت ہے۔ جبکہ خوارج، معتزلہ رجم کے منکر ہیں وہ کہتے ہیں کہ رجم کا ذکر کتاب اللہ میں نہیں۔

حدیث مبارکہ: 2

الآخر:-
اس کا معنی ہے خطا کرنا۔ یعنی خیر سے دور ہونا اور بدبخت کے معنی میں ہے اور یہ تمام معنی ایک دوسرے کے مرتب ہیں اور اس سے مراد اسکا نفس اس کے فعل پر سزا دلائے

اَیَشْتَکِیْ اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ:

هل یشتکی سے مراد بیماری میں مبتلا ہونا یا مرض کا عقل سے چلے جانا ہے اور جنہ سے مراد جنون ہے۔

ابن عبد البر فرماتے ہیں: کہ مجنون پر حد نافذ نہ ہوگی اس پر سب کا اجماع ہے تو معلوم ہوا کہ مجنون یا مجنونہ عورت اگر حالت جنون میں زنا کا ارتکاب کرے تو ان پر رجم نہیں اور

انہیں کوڑے مارنا ہے۔ لیکن اگر صحت کی حالت میں ارتکاب کیا اور جنون کی حالت میں پکڑے گئے تو جمہور کا مذہب یہی ہے کہ انہیں رجم کیا جائے گا اور ان کی صحت کا انتظار نہیں کیا جائے گا البتہ اگر محصن نہ ہو تو حالت جنون میں تو کوڑے نہیں مارے جائیں گے جب تک صحت یاب نہ ہو جائیں۔

امام اعظم:-

غیر شادی شدہ کی سزا سو 100 کوڑے ہیں چاہے وہ مرد ہو یا عورت بعض کے نزدیک ایک سال کی جلاوطنی بھی ہے۔ یہ امام شافعی رحمہ اللہ علیہ کا قول ہے۔

حدیث مبارکہ 3:

فقال رجل من اسلم:-

اس روایت میں یہ بیان ہوا کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص تھا اسے ہزال کہتے تھے۔ اس کا نام ابو نعیم اسلمی تھا۔ ان کی لونڈی سے زنا کیا گیا انہوں نے یہ خبر آقا صلی اللہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے ہزال! اگر تم اس خبر کو چھپا لیتے تو یہ زیادہ بہتر تھا
اس لونڈی کا نام فاطمہ تھا معز نے اس سے زنا کیا تھا۔

لکان خیرا لک:-

یعنی اس معاملے کو ظاہر کرنے سے یہ بہتر تھا کہ تم اسے چھپا لیتے اس طرح کہ تم اسے توبہ کرنے کا کہتے۔

فروعی مسئلہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب بندہ

Scanned with CamScanner

کوئی ایسا فعل کر لے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی پردے میں پناہ لے لے یہ اس کے لیے بہتر ہے

حدیث مبارکہ: 4

حد زنا کے نفاذ کی دو صورتیں بنتی ہیں جن میں سے ایک صورت کا اس حدیث مبارکہ میں ذکر ہے۔

- بندہ خود اعتراف کر لے

"اسکو یہ فعل کرتے ہوئے کوئی دیکھ لے پھر اس واقعہ پر (4) گواہ پیش کرے لہذا ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہوگی تو حد زنا بھی نہ ہوگی"

وشہد علی نفسہ اربع مرات:

(4) مرتبہ اقرار کرنے کے متعلق فقہاء میں اختلاف ہے کہ وہ ایک مجلس میں اعتراف کرے گا یا مختلف مجلس میں۔

عند الاحناف و احمد و محمد و دیگر اصحاب:

(4) مرتبہ زنا کا اعتراف کرنا۔

(4) مختلف مجالس میں ضروری ہے اور یہ کہ وہ اقرار کرنے اور اقرار کرنے والا قاضی سے غائب ہو جاتے حتیٰ کہ قاضی اسکو نہ دیکھے پھر وہ دوبارہ اس جانب لوٹ کر آئے پھر اقرار کرے جبکہ امام احمد کے نزدیک (4) مجالس شرط ہیں

عند امام مالک و شافعی:

اس کا ایک مرتبہ اعتراف کرنا کافی ہے

Scanned with CamScanner

نیز ابن شہاب کے قول سے معلوم ہوا کہ اعتراف سے بھی بکری ہوتی ہے

حدیث مبارکہ: 5

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حاملہ جب تک بچہ نہ جنے اور مدت رضاعت پوری نہ کرے اسے رجم نہیں کیا جائے گا۔ وہ عورت قبیلۂ جھنیہ سے تھی۔

حدیث مبارکہ: 6

سألت أهل العلم:-

اس سے معلوم ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانۂ مبارکہ میں آپ کے علاوہ سے سوال کرنا جائز تھا اور لوگ آپ کے زمانہ مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اربعہ میں سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت سے سوال وجواب کرتے تھے۔

وجلد ابنہ مائۃ:-

اس شخص کے بیٹے کو سو کوڑے مارے گئے اور ایک سال کے لیے جلاوطن کیا گیا اور عورت کو اعتراف کرنے پر رجم کیا گیا

فروعی مسئلہ:

یہ حدیث مبارکہ امام شافعی علیہ الرحمہ کی دلیل

ہے ان کے نزدیک حد کے ساتھ جلا وطنی ہے جبکہ

احناف:

"ان کے حد لازم ہوتی ہے اور جلا وطنی کا حکم قاضی کے سپرد ہوتا ہے۔ اگر چاہے تو بطور تعزیر اسے جلا وطن کر دے اور اگر نہ چاہے تو نہ کرے ضروری نہیں۔ عورت چونکہ محصنہ تھی اس لئے اسے رجم کیا گیا۔ مگر تب جب اس نے اعتراف کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ اگر اعتراف نہ کرتی تو اسے رجم نہ کیا جاتا"۔

حدیث مبارکہ 7:

اَقِيْمُوْا حَتّٰى اُتِيَ اَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ

شریعت نے زنا کے ثبوت کی دو صورتیں مقرر کی ہیں۔

1: خود اعتراف کرے۔

2: چار گواہ ہوں۔

پہلی صورت:

یہ ہے کہ کوئی شخص خود قاضی کے سامنے پیش ہو کر زنا کا اعتراف کرے اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ وہ چار مرتبہ مختلف مجالس میں اپنے جرم کا اعتراف

کرے اور قاضی اس بات کی تحقیق کرے کہ جرم کا اعتراف کرنے والا وہ ذہنی طور پر ٹھیک ہے شراب پیئے ہوئے تو نہیں یا اسے مجبور تو نہیں کیا گیا۔

دوسری صورت:

زنا کے ثبوت کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ (4) چار عاقل بالغ مسلمان مرد قاضی کے سامنے پیش ہو کر اس بات کی گواہی دیں کہ ان چاروں نے اس شخص کو جس کے خلاف دعویٰ کیا گیا ہے زنا کا ارتکاب کرتے دیکھا ہے۔

چار گواہیوں کے لیے مہلت دی جائے:

اس شخص نے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس سے یہ معلوم ہوا کہ زنا کے ثبوت کے لیے (4) چار مرد گواہوں کا ہونا ضروری ہے صرف دیکھ لینے سے زنا کا ثبوت نہ ہوگا بلکہ گواہی پیش کرنا حدِ زنا کے لیے لازم ہے۔

حدیث مبارکہ : 8

اِذَا اُحْصِنَ اَوِ اعْتَرَفَ:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کتاب میں شادی شدہ زانی مرد و عورت کے بارے میں

Scanned with CamScanner

رجم کرنے کا حکم ہے مگر اس صورت میں ہے؟
اس کی تین صورتیں ہیں اگر ایک بھی پائی
جائے تو انہیں رجم کر دیا جائے گا۔

1: جب ان کے خلاف (4) گواہ ہوں
2: یا پھر حمل ہو جائے۔
3: یا پھر وہ معترف ہو۔

• یعنی رجم کی سزا نافذ کرنے کے لیے ان تینوں
صورتوں میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے۔ جیسا حدیث
مبارکہ میں مذکور ہے۔

اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَۃُ:۔

یعنی چار (4) مردوں کی گواہی ان کے خلاف
قائم ہو جائے اس پر اجماع ہے کہ
جب گواہی قائم ہو جائے اور وہ محصن ہو تو رجم کر
دیا جائے گا جاملہ پر حد تب ہو گی جب اسکا نہ شوہر نہ اسکا
آقا۔ یہ مذہب صرف عمر بن خطاب کا ہے

حدیث مبارکہ 9:
یَنْتَزِعُ کی وضاحت:۔

یعنی اقرار سے رجوع کرنا، اقرار نہ کرنا۔ یعنی اس
عورت نے رجوع کرنے سے منع کر دیا اور اعتراف
کر لیا۔ یعنی اسے کے اعتراف پر اسے رجم کیا گیا

حدیث مبارکہ 10:

غیر مضیع کی وضاحت:-

عمل نہ کیا کرنا نہ زیادتی کرنا۔ نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ موت کی تمنا کرنا جائز ہے اس لیے جسکے دین میں نقصان ہو، دنیا دار فاقوں کی وجہ سے تمنا کرنا جائز نہیں۔

حدیث مبارکہ 12:

• لوطی کی سزا کے متعلق آئمہ کے درمیان اختلاف:

امام اعظم:-

لواطت پر تعزیر ہے یعنی جو قاضی سزا دے گا وہ ہوگی حد نہ ہوگی نیز قاضی اسے اکیسی عبرتناک سزا دے گا کہ کوئی ایسا نہ کرے۔

امام شافعی:-

لوطی اگر محصن ہو تو رجم اور اگر غیر محصن ہو تو کوڑے ماریں گے

امام یوسف:-

اگر اس نے کسی اجنبی کے ساتھ یہ عمل کیا تو اس پر حد ہے۔ کنوارے کو 100 اور شادی شدہ کو سنگسار کیا جائے گا

اگر اس نے اپنے غلام یا لونڈی کے ساتھ یہ فعل کیا تو اس پر حد نہیں تعزیر ہے فتح القدیر میں ہے اگر کوئی بار بار یہ فعل کرے تو مفتی بہ قول یہ ہے کہ اسے قتل کر دیں۔

امام مالک:

لوطی محصن ہو یا غیر محصن اسے رجم کیا جائے گا۔

جواب: مَا جَاءَ فِيْمَن اقْتَرَفَ....

قَاذُوْرَة: قَاذُوْرَة کی جمع ہے اس سے مراد ہر قول و فعل جو برا ہے یعنی زنا شراب نوشی وغیرہ

يُبْدِا: اِبْدَاءُ سے ماخوذ ہے اس سے مراد اظہار کرنا۔

صفحتہ: راز فاش کرنا۔

ثم ارجع ذلک:

فدک:

یہ مدینہ شریف سے (7) میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔

ثم یرجع من ذلک:

زنا کا اعتراف کرنے والا شخص اگر اپنے اعتراف سے رجوع کرے تو اس میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف: اسکا رجوع قبول کیا جائے گا اور اس سے حد ساقط ہو جائے گی

امام شافعی و امام احمد اور ایک روایت کے مطابق امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے

اشہب مالکی نے کہا:

اس کا رجوع قبول کیا جائے گا اگر وہ اس پر عذر پیش کرے

جلا حد وجهين:

حد قائم کرنے پر دو میں سے ایک صورت کا ہونا ضروری ہے

1-2 "گواہی قائم ہو یا اعتراف ہو یا حاملہ ہو"

باب جامع ما جاء في حد الزنا

ثم تحصن:

علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ لونڈی اگر شادی شدہ نہ ہو تو اس کے احصان کے کیا معنی ہیں۔

Scanned with CamScanner

حضرت ابن عباس اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک
باندھی کا احصان یہ ہے اگر وہ شادی شدہ ہو تو جب باندھی زنا
کرے اور اسکا شوہر نہ ہو تو اس کو تادیبا سزا دی جائے گی اس پر حد
نہیں

احناف و آئمہ ثلاثہ:۔

احصان کا معنی یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو اور زنا کرے
تو اس پر 50 کوڑے مارنا واجب ہے خواہ شادی شدہ ہو یا نہ ہو۔ شوہر
والی ہو یا نہ ہو۔

بیعوھا:

جمہور علماء کے نزدیک یہ حکم مستحب ہے۔
بلکہ داؤد ظاہری کے نزدیک واجب ہے۔

ولو بضفیر:

یہ فروخت پر ابھارنے کے لیے مبالغے کے طور پر کہا
جاتا ہے۔ ضفیر سے مراد "ردی چیز" ہے یعنی فرمعمولی چیز کے
بدلے فروخت کر دو۔
اس سے معلوم ہوا کہ حقیر چیز کی بیع کی جا سکتی ہے۔

بَابٌ: مَا جَاءَ فِي الْمُغْتَصِبَةِ

حد کے بارے میں اختلاف:

علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے

امام شافعی و امام اعظم و امام احمد:

جب عورت کا حمل ظاہر ہو اور اسکا

Scanned with CamScanner

شوہر بھی نہ ہو اور وہ کہے مجھے مجبور کیا گیا ہے یا شبہ سے وطی کی گئی تو اس پر حد نہ ہو گی۔

امام مالک:

اگر وہ مقیم ہے یعنی وہیں رہتی ہے تو اس پر حد ہو گی اور اس کے قول شبہ یا وطی پر مجبور کرنے کے بارے میں قبول نہ کیا جائے گا۔ اگر اس پر جبر کا اثر ہو پھر حد نہ ہو گی

فروعی مسائل:

جس عورت سے زبردستی کی جائے تو اس پر حد نہیں اور جس نے اس پر جبر کیا اس کے اوپر حد ہے۔

باب: اَلْحَدُّ فِي الْقَذْفِ وَالنَّفْيِ وَالتَّعْرِيْضِ

تہمت اور تعاریض کی تعریف:

یعنی کسی کو کوئی بات بطور طعنہ کہنا۔

اختلافِ آئمہ:

احناف و شوافع:

اگر کوئی ایسی بات طعنہ کے طور پر کہنے تو حد واجب نہ ہو گی جیسے کہے اے حرام زادے! ان الفاظ سے حد واجب نہ ہو گی لیکن ایسے شخص کو تنبیہ کرنا واجب ہے۔

امام مالک:

تعریض وہ حد ہے چاہے طعنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو کیونکہ اس طرح کہنا اذیت کا باعث ہوتا ہے

Scanned with CamScanner

کہا جائے گا قاذف کہ یا زانی:

باپ بیٹے پر تہمت لگائے تو اسے سزا ملے گی یا نہیں۔

مسئلہ ثلاثہ

بیٹے کو حق ہی نہیں کہ وہ باپ کے خلاف حدِ قذف کا مطالبہ کرے یعنی باپ کو بیٹے کی خاطر سزا نہیں دی جائے گی۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے باپ بیٹے کو قتل کرے تو اس سے قصاص نہیں لیا جاتا تو جب جان کا معاملہ نظر انداز کیا جاتا ہے یہ تو پھر عزت کا معاملہ ہے۔

قذف کے لغوی معنی:

تیر چلانا یا پتھر پھینکنا کے ہیں۔

اصطلاحی تعریف:

آزاد عاقلہ بالغہ جس پر اس سے پہلے تہمت نہ لگی ہو زنا کی تہمت لگانا۔

قذف کب ہوگا اس کی شرائط:

آزاد عاقلہ بالغہ قابلِ شہوت جس کے ساتھ لعان نہیں ہوا ہو اور اس سے پہلے حدِ زنا نہ لگائی ہو۔ دارالحرب میں نہ ہو اور قاذف پر حد لگانے کا مطالبہ کرے۔ بشرطیکہ وہ ۴ گواہ نہ پیش کر سکا ہو اپنے قول کے ثبوت میں تو اب اس شخص کو حدِ قذف لگے گی۔

Scanned with CamScanner

باب * ھبہ کی ہوئی باندی میں اختلافات:

امام اعظم:

جب وہ اسے کہے میں نے اسے حلال گمان کیا تھا تو اس پر حد جاری نہ ہوگی۔

امام احمد:

اسے (100) سو کوڑے مارے جائیں گے۔

ان کا ایک قول امام شافعی والا ہے۔

امام مالک و امام شافعی:

بیوی کی لونڈی سے وطی کرنے سے حد نہیں لگے گی یعنی حد جاری ہوگی۔

زانیہ لونڈی کو بیچنے کا حکم:

جمہور کے نزدیک مستحب ہے۔ داؤد ظاہری کے نزدیک واجب ہے۔

کتاب العقیقہ

عقیقہ کا معنیٰ:

عقیقہ کا مطلب نومولود بچے کے سر پر جو بال ہیں پھر اس بکری کو عقیقہ کہا جانے لگا جسے بچے کی طرف سے ذبح کیا جاتا ہے۔ ذبح کرتے وقت بچے کا سر مونڈھ دیا جاتا ہے

سمرہ بن جندب:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

بچہ عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے اس کی پیدائش کے

Scanned with CamScanner

ساتویں دن اس کی قربانی کی جائے۔

حدیث مبارکہ:

حضرت عائشہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے (1) بکرہ ہوگا۔
شاۃ کا لفظ بکر اور بکری دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔

اختلاف:

بچہ اور بچی کے عقیقہ میں کیا ذبح کیا جائے؟

امام اعظم و مالک:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
بچے اور بچی دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری ادا کی جائے۔
ترمذی کی حدیث میں ہے۔
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری عقیقہ
میں قربان کی۔

امام شافعی و امام اعظم و امام محمد:

بچے کی طرف سے (2) اور لڑکی کی طرف سے ایک
لڑکی قربان کی جائے گی۔
ان کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث مبارکہ ہے

عقیقہ اس قربانی کو کہا جاتا ہے جو بچے کی ولادت کی
خوشی میں کی جائے اس کا فائدہ یہ ہے کہ اس کی برکت سے
بچے سے بلائیں اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں۔

امام شافعی و احمد:

ان کے نزدیک عقیقہ سنت ہے۔

Scanned with CamScanner

امام احمد کا ایک قول وجوب کا ہے۔

عقیقہ کرنا نفلی عمل ہے جو چاہے کرے جو چاہے نہ کرے۔

عقیقہ میں کیسا جانور:۔

عقیقہ میں کوئی ایسا جانور نہ ذبح کیا جائے جسے عید قربان پر قربان نہیں کیا جا سکتا۔

لَا اُحِبُّ الْعُقُوْق:۔

اس بارے میں مختلف احتمالات بیان کیے گئے ہیں

ہو سکتا ہے کہ سائل یہ گمان کرتا ہو کہ عقیقہ اور عقوق (نافرمانی) کے ایک ہی حروف اصلیہ ہیں تو شاید عقیقہ بھی اتنی اہم نہیں اس وجہ سے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

لَا اُحِبُّ الْعُقُوْق۔
اللہ عزوجل کو عقوق نہ پسند ہے نہ کہ عقیقہ۔

حدیث میں جو عقیقہ کی ناپسندی ہے وہ اس کے نام کا جو مشتق ہے یعنی عقوق اسکو آقا علیہ السلام نے ناپسند فرمایا ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود امام حسن اور امام حسین کا عقیقہ فرمایا اور اسکا حکم بھی دیا۔

ویسے تو عقوق کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب اولاد والدین کی نافرمانی کرے لیکن ہو سکتا ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والد کے لیے مستعاراً استعمال کیا

کہ جس طرح بیٹا والد کا حق نہ مانے تو اس فعل کو عقوق کہتے ہیں اسی طرح والد پر بیٹے کا حق ہے کہ اس کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اس حق کو ضائع کرنا عقوق سے تعبیر فرمایا گیا اور فرمایا یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ عقیقہ نہ کیا جائے۔

عقیقہ کرنے سے پہلے جس بچے کا انتقال ہو گیا:

ان کے مرنے کے بعد عقیقہ کرنے سے والدین بروز محشر شفاعت کے حق دار ہوں گے یا نہیں؟ اس میں کچھ تفصیل ہے

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ:

جو مر جائے کسی عمر کا ہو اسکا عقیقہ نہیں ہو سکتا ہے اگر ساتویں دن سے پہلے ہی مر گیا تو اسکا عقیقہ نہ کرنے سے کوئی اثر اس کی شفاعت وغیرہ پر نہیں کیونکہ وہ وقت عقیقہ آنے سے پہلے ہی مر گیا۔

وقت:

عقیقہ کا وقت شریعت میں (7واں) دن ہے

"جس بچہ نے عقیقہ کا وقت پایا اور وہ ساتویں دن کا ہو گیا اور بلا عذر استطاعت کے باوجود اسکا عقیقہ نہ کیا اور اسکے لیے یہ آیا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہیں کرے گا اگر والدین میں عقیقہ کرنے کی استطاعت نہ تھی یا 7ویں دن سے پہلے مر گیا تو ان صورتوں میں اپنے والدین کی شفاعت کرے گا جبکہ یہ دنیا سے بحالت ایمان گئے ہوں"

تمت بالخیر۔